

سے زیادہ ہے، بلا سود بکاری کے نام پر منصوبے اصلاح سودی بنکاری ہیں۔ امریکہ دنیا کی تاریخ کا بدترین، مگر بزرگ ترین دہشت گرد، ضلعی حکومتوں کا نظام عالمی استعماری منصوبہ، شادی کی تقریبات میں بوہری فرقے کی زبردست اسلامی روایات، مشرق کا اصل مسئلہ کہ وہ مغرب بنتا جا رہا ہے، دہشت گردی کے خلاف دہشت گروں کا اتحاد (افغانستان کے خلاف جنگ)، روس چین امریکہ دس کروڑ انسان قتل کرچکے، طالبان یا امریکہ..... تیسراست کوئی نہیں، ولڈر ڈیمنٹر کے حادثے میں چار ہزار یہودی کیسے فیکے؟ ان ویع موضوعات پر مشتمل شمارے شائع کرنے پر ”ساحل“ کے مدیر اعلیٰ خالد بن حسن اور مدیر ان اشرف لودھی اور محمد طارق کی بہت وکاوش قابل صدحیجیں ہے۔ (تبصرہ: ابوالادیب)

● کتاب: ولڈ آرڈر اور پاکستان مصنف: عبدالرشید ارشد

ضخامت: ۱۸۸ صفحات قیمت: ۲۵ روپے ناشر: النور ٹرسٹ (رجسٹرڈ) جوہر پریس بلڈنگ۔ جوہر آباد
جب سے دنیا وجد میں آئی ہے ہر دور کے حکمران نے ولڈ آرڈر جاری کئے۔ نمروذ شہزاد فرعون سے لے کر کلتمن
بیش تک سب ایسے ہی منہ زور حکمرانوں کا ایک تسلسل ہے اور ان سب کا نعرہ ایک ہی رہا کہ ہم یہ سب کچھ یہود کے لیے
کر رہے ہیں۔ اس کے نفاذ کے بعد دنیا میں امن و سکون کا دور دورہ ہوگا، مگر زمانے کی نظر نے دیکھا اور ماضی حال اس بات کا
شاہد ہے کہ انسانیت خسارے میں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر ولڈ آرڈر کے بانی کے پیش نظر صرف اپنی حکمرانی، اپنی انسانیت
یا اس سے تھوڑا آگے اپنی قوم کے مفادات تھے اور آج بھی ہیں۔ محدود سوچ رکھنے والا انسان کبھی اپنے خول سے باہر آ کر کسی
دوسرے کے لیے ایسا ولڈ آرڈر بنائے جس سے دوسرے لوگ بھی وہی کچھ حاصل کریں ناممکن ہے۔ عقل و دانش سے قریب
یہی بات نظر آتی ہے کہ انسانی فلاح کے لیے وہی ولڈ آرڈر صحیح ثابت ہو سکتا ہے جو انسان کے خالق نے اس کے لیے وضع کیا
ہے۔ جو اپنی تحقیق کی فطری خوبیوں اور خامیوں سے مکمل طور پر آگاہ ہے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ انسان کی گزری ہوئی
زندگی اور آنے والے حالات سے بھی باخبر ہو۔

کتاب زیر نظر میں مختلف مضامین اسی حوالے سے سیر حاصل بحث کی گئی اور اس بات کی آگاہی کی ایک بہت ہی
بلند پایہ کاوش ہے۔ جناب عبدالرشید ارشد ایک کہنہ مشق اور صحیح الفکر لکھاری ہیں۔ یہودیت و عیسائیت کی اسلام اور مسلمانوں
کے خلاف سازشیں اور منصوبہ بندیاں اُن کی تقدیم تحقیق کے خاص موضوعات ہیں۔ اس کتاب میں بھی یہی روح کا فرماء ہے
۔ محترم عبدالرشید ارشد اس قبل قدر کوشش کے لیے بلاشبہ مبارک باد کے مستحق ہیں۔ (تبصرہ: ابوالادیب)

● علمائے دیوبندی عہد ساز شخصیات مرتب: مولانا مجہد الحسینی

ضخامت: ۳۰۰ صفحات قیمت: ۲۵ روپے ناشر: سیرت مرکز۔ ۶۵ بی پیپلز کالونی فیصل آباد
مولانا مجہد الحسینی ایک کہنہ مشق صحافی، تحریر عالم دین اور اسلاف کی روایات کے امین ہیں۔ علامہ شیر احمد عثمانی،

علامہ شمس الحق افغانی اور مولانا خیر محمد جالندھری رحمہم اللہ جیسے اساتذہ سے کسب فیض کے بعد عملی زندگی میں آئے تو امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہم اللہ کے دامن شفقت سے وابستہ ہو گئے۔ سرخ قمیص زیب تن کی اور افق احرار پر چکنے لگے۔ جانشین امیر شریعت مولانا سید ابوذر بخاری رحمہم اللہ آپ کے ہم درس اور دوست تھے۔ شعر و ادب، تاریخ و سیرت اور صحافت و سیاست سے انہیں خاص شغف تھا اور یہی ذوق انہوں نے مجاهد صاحب میں منتقل کیا۔ خود مجاهد صاحب کے بقول سید ابوذر بخاری نے انہیں ”محمد یوسف سے ”مجاہد الحسینی“ بنا دیا۔ جسے وہ ”جمال ہمیشہ“ سے تعبیر کرتے ہیں۔

مولانا مجاهد الحسینی، مجلس احرار اسلام کے تربیت بھائیوں کے تربیت بھائیوں کے تربیت نامہ آزاد اور روز نامہ نوائے پاکستان کے ایڈٹر ہے۔ مولانا سید ابوذر بخاری کی قائم کردہ ”نادیۃ الادب الاسلامی“ کے تاسیسی رکن ہے اور پھر سید ابوذر بخاری کی زیر ادارت نکلنے والے ادبی، تاریخی اور فکری مجلے سے ماہی ”مستقبل“، کے رفیق فکر رہے۔ ان اداروں میں کام کی بدولت مولانا مجاهد الحسینی کی تحریری صلاحیتوں کو پہلنے پھولنے اور تکھرنے کا موقع ملا اور انہوں نے اپنے گروپ پیش، رفتقاء فکر کی ہمیشہ اور اکابر احرار کی قیادت و سیادت سے خوب استفادہ کیا۔ وہ آج جس مقام پر ہیں، اس میں ان کے اور ہمارے مشترکہ بزرگوں کی دعاؤں اور تربیت کا حصہ وافر ہے۔

مولانا مجاهد الحسینی تقریباً ایک درجت کتابوں کے مؤلف و مرتب ہیں۔ ان کی تازہ تالیف ”علماء دیوبند، عہد ساز شخصیات“، اس وقت پیش نظر ہے۔ اس میں جن عہد ساز شخصیتوں کا ذکر ہے وہ اپنے کردار و عمل کے حوالے سے اتنے طاقتور ہیں کہ ان کے بعد ان کی نظیر نہیں ملتی۔

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر کی می، مولانا محمد قاسم نانوتوی، حافظ ضامن شہید، شیخ الہند محمود حسن، علامہ انور شاہ کاشمیری، شاہ عبدال قادر رائے پوری، حضرت میاں شیر محمد شرپوری، مولانا اشرف علی تھانوی، مولانا حسین احمد مدینی، مولانا ابوالکلام آزاد، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری، علامہ شبیر احمد عثمانی، حضرت مفتی کفایت اللہ، مولانا شمس الحق افغانی، مولانا مناظر احسن گیلانی، مولانا حسیب الرحمن لدھیانوی، مولانا احمد علی لاہوری، حضرت مفتی محمد حسن، مولانا ابوالحسن علی ندوی، مولانا محمد منظور نعمانی، مولانا بدر عالم میرٹھی، مولانا عبید اللہ سندھی، مولانا محمد عبد اللہ (خانقاہ سراجیہ)، مولانا محمد گل شیر شہید، مولانا محمد حیات، مولانا سید ابوذر بخاری رحمہم اللہ اور ایسی ہی میں یوں نادر شخصیتوں کے تذکارو و واقعات اس کتاب کے صفحات کی زینت ہیں۔ اکثر مضامین مولانا مجاهد الحسینی کے قلم سے ہیں اور باقی دیگر اہل قلم کی کاوشیں ہیں۔ بعض اکابر کے خطوط اور دیگر تحریروں کا عکس بھی شامل کتاب ہے۔ جس سے کتاب کی اہمیت و افادیت بڑھ گئی ہے۔ ایک کمی جو شدت سے محسوس کی گئی کہ بعض اکابر کے سواد تحریر کے متعلق کوئی تفصیل درج نہیں۔ مثلاً صفحہ ۸۷ پر مولانا سید حسین احمد مدینی کی تحریر، صفحہ ۸۳، ۸۴، ۸۵ پر مولانا ابوالکلام آزاد کے غیر مطبوع خطوط، صفحہ ۱۲۵ پر حضرت مفتی کفایت اللہ کا عکس تحریر، اسی طرح دیگر کئی تحریریں اپنے پس منظر اور تفصیل و تشریح کی مقاضی ہیں۔